اسلام اجتماعیت کا مذہب ہے

اجتماعیت سے کیا مراد ہے؟ جب اسلام کے ہر رکن میں اجتماعیت کا درس موجود ہے تو تمام ارکان کی ادائیگی کے باوجود ہمارے اندر اجتماعی قدروں کا فقدان کیوں ہے؟ کیا اجتماعی قدروں کا فقدان اجتماعیت کا درست مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے تو نہیں ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جو موجودہ معاشرے کے مطالعہ سے ہمارے ذہن میں آتے ہیں۔ آیئے ان سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اسلام امن کا دین ہے، سلامتی کا راستہ ہے۔ اب راستے کا مطلب کبھی انفرادی نہیں ہوتا۔ راستہ ہمیشہ اجتماعی ہوتا ہے یعنی راستے پر سب کا حق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اجتماعیت ہی اسلام ہے۔ تفرقہ انسان کے لئے ناسور ہے کہ جس کا کوئی علاج ہی نہیں۔ تفرقہ انفرادیت ہے۔ تفرقہ (انفرادیت) کمزوری ہے۔ اجتماعیت ایک رعب ہے، طاقت ہے، اتحاد ہے، ایک توانائی ہے۔ اب ایک طرز فکر یہ ہے کہ انسان ذاتی مفاد کے لئے سوچتا ہے۔ وہ اپنے مفاد کی خاطر دوسرے کو نقصان پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ یہ خود غرضی ہے، منفی سوچ ہے، انفرادیت ہے۔۔۔ ایک طرز فکر یہ ہے کہ انسان اپنے فائدے کے ساتھ دوسروں کی فلاح کے لئے بھی سوچتا ہے، مخلوق خدا کی بے لوث خدمت و محبت اجتماعیت ہے۔ اجتماعی طرز فکر اللہ کی رسی ہے۔ قرآن اور حدیث میں بھی جگہ جگہ تفرقہ (انفرادیت) کی نفی اور اجتماعی طرز فکر کا درس موجود ہے۔ دراصل اجتماعیت اللہ کی طرز فکر ہے۔۔ اللہ کی پسندیدہ عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات میں ہر حاجت سے بے نیاز ہے۔ مگر اسے اپنی مخلوق کی اس قدر فکر ہے کہ وہ ہر ایک کی ضرورت کا پورا پورا خیال کرتا ہے۔ اگر کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی اس پسندیدہ عادت یعنی بے لوث خدمت اور محبت کو اپنائے اور مخلوق خدا کی ضروریات کا خیال رکھے، اپنے ذاتی مفاد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مخلوق کی فلاح کا خیال رکھے، مخلوق کی فلاح کے لئے کام کرے تو ایسا بندہ اللہ کے پسندیدہ کام میں شریک ہو جائے گا۔ نتیجتاً معاشرے میں امن، بھائی چارہ، اخوت اور اخلاقی و اجتماعی اقدار کو فروغ ملے گا اور معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ خدمت و محبت کو قرآنی اصطلاح میں حقوق العباد کہا گیا ہے۔ قرآن مجید میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد پورے کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ حقوق العباد پر عمل پیرا ہونے کے لئے کراچی کے نوجوان عوام کی فلاح و بہبود میں متحرک اور پر جوش نظر آتے ہیں بس صحیح سمت کے تعین کی ضرورت ہے۔ خدمت انسانیت اور فلاح انسانیت کے لئے بہت سی این جی اوز سر گرم عمل نظر آتی ہیں۔ کراچی کی ایک آرگنازیشن کراچی یوتھ فیڈریشن بھی فلاح انسانیت میں پیش پیش ہے۔ یہ فیڈریشن چھوٹی ضرور ہے پر اس کے اثر بڑے ہیں، عزم بلند ہیں، کچھ کر دکھانے کا جوش موجود ہے۔ فیڈریشن کے کام کا میدان بہت وسیع و عریض تو نہیں ہے پر اپنے حصے کی شمع جلانے میں مصروف عمل ہے۔ رمضان میں اس کے نوجوانوں نے اپنی مدد آپ کے تحت کراچی کی مشہور و مصروف شہراہوں پر مسافروں، راہگیروں اور غرباء میں افطار بکس کی تقسیم کا انتظام کیا۔ اس کے علاوہ غریب لوگوں میں رمضان سے پہلے اور رمضان میں بھی راشن کی تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ 21 جون کو فیڈریشن نے اپنی سالگرہ

کے موقع پر بھی غریب عوام بے سہارا نہ چھوڑا اور مہمانانِ خصوصی سے غریب عوام میں آٹا تقسیم کرایا۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ نوجوان اپنی ذاتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ سماجی ذمہ داریوں کو بھی خوش اسلوبی سے نبھا رہے ہیں۔ فیڈریشن کا پیغامِ انسانیت یہی ہے کہ اگر سب مل کر اتحاد سے نیکی کا کام کریں تو وسائل کی کمی کبھی رکاوٹ نہیں بنتی۔ کیونکہ کوشش انسان کرتا ہے کامیابی اللہ دیتا ہے ۔عام طور پر سوچ کے اظہار یا خدمت خلق کے دو ذرائع ہیں ایک تو مالی ذرائع اور دوسرے اخلاقی ذرائع اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے مخلوق کی فلاح و بہبود میں بغیر کسی لالچ اور حرص کے خرچ کرنا مالی ذرائع میں شامل ہوتا ہے۔ قانون فطرت کے مطابق ہر عمل کا ایک حاصلِ عمل بھی ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کا بغور جائزہ لیں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مختلف اعمال کی نسبت اللہ کی راہ میں مخلوق خدا کی فلاح و بہتری کے لئے اپنا مال خرچ کرنے کا حاصل باقی سب اعمال سے سب سے زیادہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر ہمارے ہر عمل کا مقصد دین و دنیا میں کامیابی، اللہ کی قربت اور پہچان ہو۔ یہ مقصد ہم خدمت خلق یعنی اجتماعی طرز فکر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے اسلام میں زکواۃ، خیرات و صدقات کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے، جیسا کہ اللہ نے ہر انسان کو مختلف صلاحتوں سے نوازا ہے ہم ان صلاحتوں سے لوگوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ خیر خواہی کے لئے محض مالی حالات کو ہونا اچھا نہیں ہے بلکہ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا، سلام میں پہل کرنا، کسی کی غیبت نہ کرنا اور نہ ہی سننا، بغض و کینہ سے بچنا، اللہ کی مخلوق سے حسنِ ظن رکھنا، لوگوں کے چھوٹے موٹے کام کر دینا، بیمار کی مزاج پرسی کرنا، سڑک پر پڑے ہوئے پتھر یا کانٹے کو راہ سے ہٹا دینا، بے علم کو علم سکھا دینا، کسی کو اچھا مشورہ دینا، کسی کا کوئی مسئلہ حل کر دینا، کسی کی غلطیوں، کوتاہیوں کو معاف کر دینا سب خدمت خلق کے کام ہیں ۔

نوائے وقت